٣ / ٢ / ١٤٣١ھ

٩٢/٥٠٠ - ٥٠٣

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ،

راشد الغفور

① ولیمہ کب تک کیا جا سکتا ہے؟

② ① انفرادی یا ② جماعت سے نماز ادا کرتے ہوئے قمیص کی کہنی کے نیچے آ جانے اور وہ کہنی دوسرے کے کھینچنے یا الجھنے کے باعث کپڑے سے ہٹ جائے، تو شرعاً ان دونوں حالتوں میں نماز کا کیا حکم ہے؟

③ جماعت میں وضو ٹوٹ جائے اور اگر بالکل پیچھے، نمازیوں کے بیچ میں سے جگہ بناتے ہوئے گذرنا ہو تو بہت زیادہ صفوں کو پار کرنا پڑے گا، اس کے برخلاف دائیں یا بائیں نکلنے میں قریب ہی جماعت سے نکل سکتا ہو، اس صورت میں یہ شخص کیا کرے؟

⑤ نماز وتر کی تکبیر قنوت کہتے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے، قبلہ کی طرف ہونی چاہیے یا سجدہ کی جگہ؟

بینوا توجروا

شکیل احمد

معرفت طارق اسلم صاحب

تخصص فی الحدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

١۔ ولیمہ اس دعوت اور کھانے کا نام ہے جو بوقت نکاح کی جاتی ہے، اس کا وقت نکاح والا دن اور اس کے بعد دو دن تک ہے، اس کے بعد کی دعوت اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو، مثلاً کثرت مہمانوں کے باعث وغیرہ" تو ٹھیک ہے ورنہ درست نہیں۔

ولیمة العرس سنة وفیها مثوبة عظیمة وهي إذا بنى الرجل بامرأته ینبغي أن یدعو الجیران والأقرباء والأصدقاء ویذبح لهم ویصنع لهم طعاما...... ولا بأس بأن یدعو یومئذ من الغد وبعد الغد ثم ینقطع العرس والولیمة، كذا في الظهیریة.

(الفتاوی الهندیة، كتاب الكراهیة، الباب الثاني عشر في الهدایا والضیافات، ٥/٣٤٣، رشیدیة)

ان النبي صلی اللہ علیه وسلم قال: (الولیمة اول یوم حق) أي: ثابت والیوم (الثاني معروف، والیوم الثالث سمعة ورياء) كتب مولانا محمد یحیی رحمه اللہ وهذا لأن العادة كانت فیهم كذلك فإن كانت

Scanned by CamScanner

جامعہ فاروقیہ — دار الافتاء — کراچی (پاکستان)

القرية كبيرة واحب أن يطعم كل محلة محلة على حدة كل يوم محلة لا بأس به و
لو أطعم شهراً ما لم يكن سمعة ورياء. انتهى

(بذل المجهود، كتاب الأطعمة، باب في كم تستحب الوليمة، ١٢/٣٤٦، مكتبة الشيخ)

(إعلاء السنن، كتاب النكاح، باب جواز الوليمة إلى أيام، مسألة ١١/ ١٢، إدارة القرآن)

٢ صورت مسئولہ میں جب نمازی نے دوسرے کے کپڑے، چادر وغیرہ کو جو اس کے نیچے دبی ہوئی تھی، چھوڑ دیا تو اس سے نماز تو فاسد نہیں ہوگی، البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے، اس کیلئے بہتر یہ ہے کہ ایسی صورت میں محض اس کے کھینچنے پر نہ چھوڑ دے بلکہ اپنے ارادے اور قصد سے چھوڑے۔

(ورد السلام بيده) أو برأسه كما مر (الدر المختار). قوله (كما مر) أي:
في مكروهات الصلاة، وقدمنا أن الكراهة فيه تنزيهية.

(الدر مع الرد، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة، ٢/٤٩٥، رشيدية)

ولو صافح بنية السلام تفسد صلاته لأنه كلام معنى ولا يرد بالإشارة
ولو أشار بيده رد السلام أو طلب من المصلي شيئاً فأشار بيده أو برأسه
بنعم أو بلا، لا تفسد صلاته هكذا في التبيين

(الفتاوى العالمگيرية، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،
الفصل الأول فيما يفسد، ١/٩٨، رشيدية)

رجلان صليا في الصحراء وائتم أحدهما بالآخر وقام عن يمين الإمام
فجاء ثالث وجذب المؤتم إلى نفسه قبل أن يكبر للافتتاح، حكي عن الشيخ الإمام
أبي بكر طرخان، أنه لا تفسد صلاة المؤتم، جذبه الثالث إلى نفسه قبل
التكبير أو بعده، كذا في المحيط

(الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، باب الإمامة، الفصل الخامس في بيان
مقام الإمام والمأموم، ١/٨٨، رشيدية)

٣ دوران نماز وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں فوراً مسجد سے نکل کر

Scanned by CamScanner

وضو کر کے بناء کرنے یا استیناف کرنے کا حکم ہے، نکلنے کیلئے اگر پیچھے کی جانب نکلنے میں بہت سی صفوں کو چیر کر نکلنا پڑتا ہو تو دائیں بائیں قریب جو جگہ نکلنے کی ہو وہاں سے بھی نکلنا درست ہے۔

عن طلق عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

إذا فسا أحدكم في الصلاة فلينصرف فليتوضأ، وليعد الصلاة (الأمر بالإعادة للوجوب إذا كان الحدث عمداً، أما إذا سبقه الحدث فالأمر للاستحباب، فإنه أفضل للخروج عن الخلاف.

(مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب ما لا يجوز من العمل في الصلاة، الفصل الثاني، ۳/ ۸۵، رشيدية)

(وإن سبقه الحدث) أي: المصلي (توضأ وبنى).

(تبيين الحقائق، كتاب الصلاة، باب الإمامة، والحدث في الصلاة، ۱/ ۳۶۹، دار الكتب العلمية)

(التاتارخانية، الفصل الخامس عشر في الحدث في الصلاة، ۱/ ۳۹۹، قديمي).

۴۔ نماز وتر میں دعائے قنوت کیلئے تکبیر کہتے وقت نگاہ سجدہ کی جگہ ہی رکھی جائے اوپر نہ اٹھایا جائے، یہی آداب قیام میں سے ہے۔

(ولها آداب) تركه لا يوجب إساءة ولا عتاباً كترك سنة الزوائد

لكن فعله أفضل (نظره إلى موضع سجوده حال قيامه ...... الخ)

(الدر مع الرد: كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ۲/ ۲۱۴، دار المعرفة)

وكون منتهى البصر حال القيام إلى موضع السجود.

(حلبي كبير: سنن الصلاة، ۳۸۳، سهيل اكيڈمی)

(اتحاف السادة المتقين: كتاب أسرار الصلاة ومهماتها، الباب الثاني، ۳/ ۵۴، دار الكتب العلمية) فقط

واللہ تعالی أعلم بالصواب

کتبہ: محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

۱۱/ ۲/ ۳۱ ھ

الجواب صحیح
[signature]
۱۲/ ۲/ ۳۱ ھ

الجواب صحیح
[signature]
۱۲/ ۲/ ۳۱ ھ

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی کراچی پاکستان

اور اگر مجمع بہت کثیر ہو یا نکلنے سے حیاء مانع ہو تو تشبیہ بالمصلین اختیار کرے

... إن كان المصلي مقتدياً فأحدث فيستحيي أن يتطهر وكذا ... ويصلي هكذا، وكان بالقرب من العدو، فقام المصلي وهو غير طاهر قال بعض مشايخنا لا يكفر، لأنه غير مستهزئ. ومن ابتلي بذلك لضرورة أو لحياء ينبغي أن لا يقصد بالقيام قيام الصلاة، ولا يقرأ شيئاً وإذا حنى ظهره لا يقصد الركوع، ولا يسبح حتى لا يصير كافراً بالإجماع

(المحيط البرهاني كتاب السير مسائل المرتدين وأحكامهم

رقم المسلسل ۹۲۶۱

۷/ ۱۵ ... [illegible]